

صنعت سبک و مسکن فضل خلد و وزیر دانش

مستدس سیدلا و فیض بنیاد جناب سالت مآب صلی الله علیه و سلم المرحوم

مروک

موسوم باسم تاریخی

صحنه

تصنیف شاعر ذیل مضمون آفرین بجدیل سخن بنیاد عالی قادر مآب صلی الله علیه و سلم

پس طبع می قشوق لکشیوین طبع مین مقبول همان

<p>پریان ہوں ڈور ڈور کے زیب کنار آج جنت سے جھوٹی ہوئی آئے بہار آج</p>	<p>ہاں قیامت دے مخوشگوار آج نجا میں ہاتھ گردن مینا میں ہار آج</p>
<p>خمیازہ خار کا ڈور ہی نہ ہوش ہی او دھم مچا رہے کہ دم ناؤ نوش ہی</p>	
<p>ترک کے لال سمجھا ہوں میں حرام طوفان میں شراب کی کشتی رہے درام</p>	<p>لبریز کر صراحی و مینا و نسیم تمام آندھی بنی ہوئی ہے ہوا کی سب و جام</p>
<p>ہر ایک لگ میں نشہ ہو صہبائے نور کا پتلا بنادے آج شراب طہور کا</p>	
<p>شاداب و بار و رحمن مدعا رہے روز ثواب ہی در توبہ کھلا رہے</p>	<p>مستانہ بوستان جہان کی ہوا کی مینا زمین بہشت برین کی فضا کی</p>
<p>دھو جائے آج سر و گنہ بادہ خوار کی بدنی گھری ہے رحمت پروردگار کی</p>	
<p>دل ٹوٹتا ہے بادہ کوثر نزا پر کشتی چلے فقیر کی باد مراد پر</p>	<p>بڑتی ہے آنکھ دور سے اتحاد پر لنگر اٹھا ہوا ہے دلا و دودا پر</p>

جام شراب پیش دعا گو دہر رہے آباد میکدہ رہے ہر جنم بھر رہے	
ساقی تری شراب بس آب حیات ہو نسیم اقتدار ہو کوثر صفات ہو	ایک ایک جرہ خضر سبیل نجات ہو ہر جام رشک گوزہ قند و نہاب ہو
خالی پھرے گدازہ در بے طیر کا ہو خم کی خیر بھر دے پیالہ فقیر کا	
وقت طلب ہو کیون لب گویا نہ ہو دل میں بسان بادہ ہر خوشی ش ہو	قلقل رکے تو غلطہ ناو نوش ہو یون مست چین کہ بھر جیسے برون ہوش ہو
انوار سردی سو عصیان رجوع ہو ظلمت میں آفتاب درخشان طلوع ہو	
زنگ گناہ آئینہ دل سے چوٹ جائے خوشبو معرفت چین فکر کو بھسائے	طالع ہو آفتاب اندھیرے میں ہو پائے تتویر طور نشہ عرفان مجھے دکھائے
جی لوٹ ہو شراب وصال حبیب پر موسلی کی طرح شش ہوں جال حبیب پر	

مستی رہے کنارہ کرت انتشار طبع	و کیون کر شمع سازی تازہ بہار طبع
کچھ تو اخیر و زمین ہو یاد کار طبع	ساقی نے طہور سے ہو و غبار طبع

دامان دل میں گرد و کدورت نہ خاک ہو
آلودہ کُنہ ترے صدے میں پاک ہو

مدت ہوئی کہ آتش عصیان پڑھ لے	ساقی اسے شراب کے چیشو سے سرد کر دے
تقدیر بے نصیب کی سوتی پنجسہ	غفلت کما تکاب سے چو کا جلا تر

آگاہی تراکتِ راز نہ ہفتہ ہو
احسان ہو کلفتِ طبیعت شگفتہ ہو

نغمہ سے عند لیب ترانہ سرا ہو بند	فوار زبانِ طوطی شیرین نوا ہو بند
بندہ جا میں نہ فرمونگی ہو میں ہو ہو بند	چمکوں تو طائرانِ چین کا گلا ہو بند

خوشبود و لہن کی اوڑکے ہو صدے قے بیان پر
سہرا چہ بہشت برین کا زبان پر

پان امی ترانہ ساز طرب چھیڑ چھا ہو	ویران ہو نہ دل نہ طبیعت اوجاڑ ہو
آنکھوں کے سامنے نہ کسی شے کی آٹھ ہو	بہ جاے مثل شک جو حائل بہاڑ ہو

ممنوع ہو صدائے مخالف نوا رہے	میر سازمین بھی شرع کا پر وہ لگا رہے
رقاص چرخِ رقص کری ایسی تان جا	کیسا ہی بد مذاق ہو پر تجھ کو مان جا
بھینچتیری ہو تو زہرہ کی جان جا	سب کچھ ہم ہاتھ سے نہ مگر آن جان جا
ظاہر کا وجد ہو نہ بناوٹ کا حال ہو	دل پر اثر کرے وہ غنائے حلال ہو
مطلب وجد سے نہ تعلق ہو حال سے	تسخیر کر فقط جھجھے سے حلال سے
وہ حیرت چھڑے کہ گلجے کو چھان لے	دلین چھی ہوئی کوئی نشتر سے تان لے
صوت حسن گزشتہ دعوہ گری کرے	واؤ کی نوا کا اثر گنگری کرے
لحن مباح ناز کرے دلبری کرے	نوا لاجی ہو موم وہ چلبیل پری کرے
جھک جھک کے بار تھل زمین چومنے لگے	پانی کو ہر سکوت ہوا جھومنے لگے

ایسی ہوں شوخیان کہ طبیعت او چل پڑے	ایسی ہوں نوک چوک کہ میل کو کل پڑے
ایسے ہوں بول منہ سے گلے بجا کل پڑے	ایسے ہوں سوز ساز بوسے او بل پڑے

ایسا سماں بندھے کہ فلک تک نمود ہو	تجلی ہو و جدی کے لبوں پر درود ہو
-----------------------------------	----------------------------------

کیا وقت ہے کہ نور کا ہی ہر طرف رود	کیا جگہ ہے رنگ کہ ہی نعرہ درود
کیا ابو ہر جس سے گرد ہو ہے بغیر خود	کیا بزم ہے کہ جھوٹی ہی رحمت درود

بقیے اوڑا رہی ہو امشب کتاب کے	گویا لٹھے ہوئے ہیں قرآنِ گلاب کے
-------------------------------	----------------------------------

روشن ہیں لٹائے کہ کشادہ ہیں عطردان	مہکی ہوئی ہو کھٹ گلستہ بہان
لٹتے ہیں بھول ڈھیر ہیں گلساؤں خون	کیا بیچ کر رہا ہے اگر سوز کا دیوان

بس جاتی ہیں جہیز سے ہوائیں گزرتی ہیں	رفیقین سنو رتی ہوئی حواریں او ترقی ہیں
--------------------------------------	--

بیل جو آ کے سو گھلے اس انجمن کی بو	صدقے ہزار بار اقرار ہے چمن کی بو
شرمندہ اسکے سامنے مشک ختن کی بو	وہ بھینی بھینی بو کہ صدق دو لہن کی بو

بزم سرور محفل حورا صفات ہی
دو لکھا کو دیکھے کہ یہ جسکی برات ہی

اننگ چہین تصدیق نقش نگار فرش
تھکھک کے عرش پاک ہی اسیدار فرش

سہرا بہشت برین ہی بھسا فرش
اسد سے احترام و خوشاقتدار فرش

نعرے بین عاشقان رسولِ جلیل کے
بیٹھو ادب سے فرش بین پر جبرئیل کے

زینت طراز محفل حبت ہی اسکی دہوم
ابن وہ ان ستارہ و شونہ کا ہی کابنوم

کیا بزم ہی کہ رحمت حق ہی علیٰ اعجوم
قدسی و ربود جب پڑہیں وہ یہ اعجوم

اکتر جمین ماہ سے نور جب بین نہیں
گنجان اسطر حکے ستارے کہیں نہیں

ہمراہ حق و چلا مثل راہ بر
لینے کو ان سبھونکے ثواب آیا ماہ بر

جسدم کھرنے لوگ و انہ ہو وادہ بر
بھونچا جو وقت داخلہ بزمِ خلد اثر

ذیقدر رکھے اب اور بھی رتبے بڑے ہوئے
بیٹھے جو مومنین ملک اوٹھ کھڑے ہوئے

الہدے راج محفل گردون جناب کا	رتبہ ہی بیست نجم و منہ و آفتاب کا
مجمع ہی عاشقان رسالت تاب کا	تصویر ہی تمام مروج ثواب کا

سب پر نگاہ پڑتی ہی علمان و حور کی	صانع نے لکھ دیا کہ یہ شکنیں ہیں نور کی
-----------------------------------	--

مجلس ہماری پڑی ہی عجیب کشش ہو	کیا دخل اگر دہر سے ادھر جا سکے نگاہ
سبکی صفایا و قلب پر اخلاص ہو گواہ	رستہ نہیں جس کو عداوت کی بند راہ

شکی بدی گناہ عرق ہو کے یہ گیا	کو مین کا ثواب اسی جامع میں گیا
-------------------------------	---------------------------------

پاں ی درود خوان پیر پڑھو درود	اکبار پڑہ چکے تو مگر پڑھو درود
مکی ہی بوی سید اطہر پڑھو درود	باہم نبی و آل نبی پڑھو درود

ہوتا ہی ذکر خیر رسول انام کا	نصرہ درود کا ہو تو غل ہو سلام کا
------------------------------	----------------------------------

ایلی کی سرگزشت نہ مجتوں کا ہی بیان	قصہ ہو کوہن کا نہ شیرین کی داستان
وامق کا ہمیں نام نہ عذرا کا کچھ نشان	نعل کی طرف نظر نہ من کی طرف ہی دیان

<p>سکوفسانہ گل و بلبل کی فکری</p> <p>شیشا دکا ہر ذکر نہ تسری کا ذکر ہر</p>	
<p>آغاز ہر حدیث روایت شروع ہر</p> <p>بیٹھو ادب سے حال ولادت شروع ہر</p>	<p>جو دلیل دین وہ حکایت شروع ہر</p> <p>میداد مصطفیٰ کی حقیقت شروع ہر</p>
<p>پھر جائے سبکی آنکھوں نہیں کا شانہ آپ کا</p> <p>اس بزم کو بنا دوں زچا خانہ آپ کا</p>	
<p>پیدا کرے فصاحت حسان کی زبان</p> <p>جبر شقیل سپرہ اوٹھائے یہ ناتوان</p>	<p>یارب ترے حبیب محمد کا ہی بیان</p> <p>فکر کلفت جو دت سبحان کی پائی شان</p>
<p>ہاتھ آئے پیر طبع کو کس بل جوان کا</p> <p>چرہ جائے امتحان میں چٹکان کا</p>	
<p>امداد کی امید ہی تائید کی طلب</p> <p>تسلیم و تسلیم سے گھوڑ زبان و لب</p>	<p>تو مبدی فیوض ہی فضل و کرم کز اب</p> <p>منتظر ہی ثنائے شہد افصح اعرب</p>
<p>ہاں نیت نما زہر ار آرزو کروں</p> <p>کوثر کو بھیج دے کہ اوسے میں وضو کروں</p>	

جسکی بہشت میں نچے وہ چھوٹے	مداح کی زبان کو حسن قبول دے
تو دسے خزاں خیر کھیرا رسول دے	بس اب نہ آرزو کی ناسیکو طول دے

بھڑکے جھولیاں گنہگار ملے	
ہدیہ ادھر سے جاے او دھر سے صلا ملے	

بارش کرم کی صورت ابر بہار کر	عجوبہ بھی سامعین کو بھی رستگار کر
تا بزمِ قدس حسن سخن کی پکار کر	سر بزمِ کشتِ حسرتِ مہرِ دوار کر

اس دھوم سے ثنائے شہِ ارجب بند ہو	
کر سی کا عرش پاک سے پائید ہو	

فرمائے ہیں علی ولی جمع الصفات	ہاں اب بنو ولادت سلطانِ کائنات
موجود تھی تجلی و ظلمت دن و رات	زینت طراز صد تجر و تھانوفات

صانع کی صنعتوں کا مرقع نہ ٹھیک تھا	
کوئی نہ تھا شریک وہی لا شریک تھا	

دشوار تر ہی فہمِ مہمائی کنہ ذات	عالم کے علمِ پاک کے باریک بین گات
ترتیب ذات کا ہی سببِ بیوصفات	پیدا ہوئی شہیتِ محبوبِ دینِ مہبات

	<p>پہچان نہ کو عارف سر بھی چاہیے آغاز حمد تو محمد بھی چاہیے</p>
<p>حکمت تھی اوس حکیم کی سرگرم فخر و ناز رحمت نے ہوش یار کے دہن کیے دراز</p>	<p>صفت نے آشکار کیے خود مصنفہ راز قدرت ہوئی ادب سے یکایک کرشمہ ساز</p>
	<p>کیا جانے کب سے ذات بھی شوق صفات سے نور حبیب حلق ہوا نور ذات سے</p>
<p>غلام حور و دوزخ و باغ ارم نہ تھے شمس و قمر زمین و فلک یک قلم نہ تھے</p>	<p>اسما و عرش و کسی ولوح و قلم نہ تھے آب و ہوا و جن و ملک فی چشم نہ تھے</p>
	<p>آدم سے مائیں نہ تھیں انبیاء کا نور پھر خدا کے آگے رسول خدا کا نور</p>
<p>ختم گردیاں نیاز سے سہ صورت ہلال بست پہ الف مع چار لاکھ سال</p>	<p>نگاہ نور ذات سے وہ نیر کمال حاضر ہا حضور خداوند و اجمال</p>
	<p>دور کنار رحمت رب العالمین تھا وہ نور پاک سایہ نور خدا میں تھا</p>

اوس نور سے خدا نے کیا کیا خطا	اوس نور سے دفاتر صنعت میں انتخاب
تیرا نظیر جو نہ مقابل ہو فی جواب	یون بارگاہ میں کوئی ہو گاہہ باریاب

حکمت طرح طرح کی عیان ہو گی نور سے
کونین کا طور ہر تیرے نور سے

کھاتا ہوں اپنی عز و جلالت کی قسم	تیرا حدوث ہے سبب رونق قدم
کرتا تیرے نور کی تصویر اگر رسم	مٹ جاتی شکل صنعتِ افلاک یک قلم

باعث ہو تو بنائے دو عالم کی واسطے
پیدا خدائی ہو گی تیرے دم کے واسطے

سنتے ہی فردہ کرم رحمتِ غفور	چمکا وہ نور خالقِ انوار کے حضور
کی حق نے اوس چمک سے نمایاں شعلہ نور	کیا نور تھا کہ پھیل گیا نور و نور

راز نہمان عیان کیے کس اختراع سے
بارہ حجابِ خلق ہوئے اوس شعاع سے

پہلا حجاب قدرت کامل کا تھا حجاب	اوس میں ہوا طلوع نبوت کا آفتاب
مصرفِ حمد و سجدہ و تسبیح و تحباب	بارہ ہزار سال بنا نورِ مستطاب

<p>ذکر آلہ بین یوہین مدت گزاروی اس پر دین عروس عبادت سنواروی</p>	
<p>پھر دوسرے حجاب میں آیا وہ ہے نفیہ تسبیح میں تمام کی یہ مدت کشیر</p>	<p>گیارہ ہزار سال رہا اوہیں گوشہ گیر چھکا شو حجاب سوم نورستیر</p>
<p>اس پر دسے میں بھی ذکر آلہ الجلا گیا تسبیح دس ہزار پیرس تک پڑھا کی</p>	
<p>آیا شو حجاب چہارم وہ ذی کالی حقا کہ ستر غیب کا اظہار ہی حال</p>	<p>مصرعت ذکر حق بین ہا نو ہزار سال کی پون ہی ہر حجاب میں تسبیح ذاب جلال</p>
<p>طالع پڑا وہ نور مستقیم ہر اک جگہ اک اک چہند ہزار سال رہا کم ہر اک جگہ</p>	
<p>اول سے تا اخیر رہے مع تک جناب تسبیح حق بیان بھی بجا لای جناب</p>	<p>دیکھا مگر حجاب شفاعت عجب حجاب اوٹھا ہزار سال نہ سخت ادھواب</p>
<p>درج ہوے بلند بڑی دھوم دھام سے بڑھتا گیا تقریب حق ہر مقام سے</p>	

دورِ می دعا و خیرِ پیمیں کردگار تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نشان	بعد فراغِ سجدہ و سج پیشمار یا رب مین ہوں قصورِ عبادتِ سحر
	بندے کے نیک و بد کا تجھے اختیار ہی میں ہوں گناہگار تو اسرارِ گہری
اب اتنی بات کا ہی غلام اور اسیدوار بندے کا نام ہو تیری رحمت کی ہو پکار	حد سے بڑھا دیے مرے تیرے مرے وفا لکھ دقرون میں مجھ کو شفیع گناہگار
	بہراہ تیرا فضل ہو سایہ کیے ہو نکلون یہاں سے تاجِ شفاعت دیے ہو
دریای نور میں بس اس نور سے بہا غواصِ فکر تہ کو جو بھونچے تو ڈوب جا	فی الفور بحرِ رحمتِ خالق نے جوش کھا ماہیت اونکے عالم کی کیونکر نہ ہاتھ آئے
	پانی ہو یہ وہ منبعِ قدرتِ نمانک اللہ کے سوا کوئی اور تم شانہ تھا
صبر و جشوع و زہد تو آضعِ صفا تھا کوئی فرید کوئی عنایت کوئی وفا	پیدا ہوئے جو نور سے وہ بحرِ مدعا حکم و متانت و عمل و خشیت و حیا

	<p>حقایق فیض جاری رب الانام تھے دریائی نور پاک کے کیا خوب نام تھے</p>	
<p>دریا میں غرقِ رحمت تھی ہو جدا جدا مکلا نیم اخیر سے دیتا ہوا صدا</p>	<p>جاری ہوا یہ حکمِ نورِ مصطفیٰ دوبار ایک بحر میں وہ در مدعا</p>	
	<p>کیا خوب آبِ نور سے کی شست و شو مری اب اور کس جس جھے بڑھی آبِ زمزمی</p>	
<p>تو ہی مرے ریاضِ ضیاء میں تازگی تو ہی محمد اہلِ خلقِ آخرِ رسل</p>	<p>پیدا ہوئی صد اویں خداوندِ جب و کل کیونکر نہ جا بجا ہو ترے مہیوں کا غل</p>	
	<p>یکسو اتر کر کہ امر و دین ہے تو رحمتِ خدا کی رحمتِ للعالمین ہی تو</p>	
<p>اٹھا تو اور نور کے خلعت عطا ہوئے اک لاکھ سب و چار ہزار انبیاء ہوئے</p>	<p>سجدے میں وہ گرا تو مراتبِ سوا ہوئے قطرے ٹپک ٹپک کے در مدعا ہوئے</p>	
	<p>جسکے صدف تھے نور وہ گوہر برس پڑے اچھا ستاب تھ کہ ہمیں برس برس پڑے</p>	

انوار انبیاء نے بھی تکمیل پائی جب	پہرے کے خلوص سے گردِ حبیب
بجائے جیسے صرف طوافِ حرم ہو گیا	بیغیر کسی بیچ میں تھا وہ خدا طلب

قربانِ انبیا تھے رسولِ تدرید پر	
پروانے گر رہے تھے سراجِ منیر پر	

خلاق نے یہ پروہ قدرتِ سی دی صدا	میں کون تیرا تباؤ سمجھتے ہو مجھ کو کیا
سبقتِ رسولِ پاک نے کی قبلِ انبیا	کی عرضِ ڈوالہ تو مسموہ تو حنا

حقاکہ اعتقاد مرا تجھے تھیک ہے	
تیرا کوئی شریک نہیں لاشریک ہی	

آوازِ دی خدا نے حبیبِ خدا ہی تو	سرمایہ صنائعِ رب اللہ ہی تو
شمعِ مراد انجمنِ نبیا ہی تو	جسکی کچھ انتہا نہیں وہ ابتدا ہی تو

میری طرح تو میری خدائی میں ایک ہی	
امتِ قمری رسولوں کی امت سے نیک ہی	

اوس نو ذی پہل ایک کیا جو ہر آشکار	دو ٹکڑی حکم حق سے ہوا وہ نگو شمار
دیکھا جو ایک حق کو سمیت ہی کیا	پانی بنا لڑکے لطیف اور خوشگوار

	اب تک وہی فیض میں جاری حضور کے پانی کی آبرو ہونی صدقے میں نور کے	
اوس حق سے خدانے کیا عرش افکار پانی پر آ کے عرش برین نے لیا قرار	کی دوسری طرف نظر شفقت اکیبار یا قوت کے بروج دستونہای استوار	
	حکمت روان بھی نور شہر نیکو کے ساتھ بالای آب عرش رہا آبرو کے ساتھ	
کمر سیلے نور پاک سے لوح ادب شہم فرمایا اسے قلم مری توحید کر نظم	پیدا کی نور عرش سے کرسی دیشم بعد اس کے نور لوح سے پیدا ہوا قلم	
	کب ہی نیاز مالک تیرے لیے تجہ کو بنا دیا وہی تحریر کے لیے	
مہوش افراق سے رہا وہ ہزار سال فرمایا لکھو تو عرض یہ کی کیا کہ نہیں جاں	ساکت ہوا قلم جو سنا حکم و احوال خود فنگی کیواسطے جسم ہوا زوال	
	آئی صدا کہ شہرہ ان لا الہ کے اسمین ملا اسکے نام رسالت پناہ کے	

نام حبیب حق سی جو واقع ہو اقام تبیح و سجدہ دونوں بجالایا لیتا	فورا جھکا نیا سیدہ صاحب حشم پھر سر اوٹھائے کبھی طیب کیا رسم
کیونکر قلم کی زیب نہ ہو صطیع کا نام لکھا خدا کے بعد حبیب حرا کا نام	
کی عرض پھر قلم سے کہ اویس بدو عقول جسکا ہو ذکر پاک ترے ذکر میں شمول	یہ کون ہو حبیب محمد تر رسول لکھا جو نام مجھ کو شرافت ہوئی حصول
کیا کیا بلند رتبہ و منت از ہو گیا اسکی طرف جھکا تو سرا فرار ہو گیا	
ارشاد حق ہوا کہ ترا بادشاہ ہو گیا خسہ شکوہ و مرتبہ انبیا ہو گیا	ہاں خاصہ خلاصہ رب العلا ہو گیا احمد ہیہ حمید ہیہ مجتبیٰ ہو گیا
دکھلا دیا جو کچھ مری قدرت میں تھن گیا تو بھی فقط اسی کے تصدق میں بن گیا	
حال حبیب حق سے قلم کو مزا ملا ایک ایک حرف پر چشمہ بدعا ملا	جسکی کہ انتہا نہ تھی وہ ذائقا ملا لکھا نہ جای حشر تک اتنا صلا ملا

	<p>ہو گئے یہ لذتیں کوئی اوس پاک اصول سے شوق ہو گیا حلاوتِ فکرِ رسول سے</p>	
<p>کی عرض اسلام علیک ایہا الرسول رد جواب میں ہوا ایک دم کا طول</p>	<p>پھر اوس کو اور غر و شرافت ہوئی حصول اندر نے سلامِ تم کا کیا قبول</p>	
	<p>خاطر بڑھی ہوئی تھی شفیعِ انام کی آواز وی خدا نے علیک سلام کی</p>	
<p>سنت اسی گھڑی سے ہوئی سبقتِ سلام اب تک ہو مومنین میں جا ہی یہ فیضِ عام</p>	<p>تھا ابتداء سے شرعِ پیغمبر کا نظام واجب کیا خدا نے جواب اسکا لاکلام</p>	
	<p>فردوس سے لگی ہوئی راہِ ثواب ہی ہر حال میں سلام کا واجب جواب ہی</p>	
<p>ہاں لکھ مری قضا و قدر بھی ہے سند لغزش نہ کر کہ شیت و پینہ ہی مری آمد</p>	<p>بعد اسکے پھر قلم کو صدا دی بشارتِ دہ ہر شے وہ ہو کہ جسکا میں خالق ہوں تابعد</p>	
	<p>گزارا ہی جو شیتِ صانع میں آج ہو کل مستحقوں کا پھر محشرِ رواج ہو</p>	

الدردی پاس خاطر پیغمبر زبان	خالق نے قدسینو کو کیا خالق ناگمان
نورایہ حکم سومی ملا لگ ہوا روان	بھرنی دال نبی ہو درود خوان
ساتھ شغل نیک عمل بے جنت کرو	
امنیت کے واسطے طلب مغفرت کرو	
پھر بار و رہو شجر صنیع کردگار	نور حبیب پاک سے جنت کی آشکار
اربع گلِ حدوث سے بخششی او سے بہار	رفت صفا جلال امت پائے بار
دریائے حسن منبع قدرت سے بہ گئے	
فردوس میں یہ چارچین بنکے رہ گئے	
آرستہ جو گلشنِ جنت ہوا تمام	اوس باغ کو خدا نے کیا اولیا مقام
جن بندوں کو اطاعتِ عبود سے ہو کام	وہ بھی سینِ نبی و زینتِ فردوس لا کلام
جو جو درود خوانِ نبی اور آلِ ہیں	
اون پر بھی اوس بہشت کے میوہ حلال ہیں	
دیکھا سومی بقیہ جو سر جو ناگمان	ہدیت سے وہ گچھل کے سراپا ہوا خوان
فرمانی اوس بخار سے تولیدِ آسمان	اوتھا جو کفِ زمیں کی بناد کی عمان

<p>قربان میں صنایع و دست مآب پر یہ خاک تہ بہ تہی و امان آب پر</p>	
<p>جہنیش میں تھی زمین تلاطم تھی ہر قدر پیدا کیا خدا نے پہاڑوں کو جلد تر</p>	<p>پانی جو موج مار رہا تھا ادھر ادھر جیسے کسی جہاز کو ہو ڈوبنے کا ڈر</p>
<p>باقی رہی نہ خوف نہ افتاد کی جگہ قائم ہوئی زمین پر اوتاد کی جگہ</p>	
<p>پیدا کیا پھر ایک ملک آسمانِ قار بھجا اسی زمین کے نیچے قضای کار</p>	<p>اس وجہ سے زمین کو کچھ کچھ ہوا قرار قوت تھی بحساب تو طاقت تھی بشمار</p>
<p>صدے سے جو مہذب ہم کانپ نے لگے تھا بھاری بوجھ و ثنوں قدم کانپ نے لگے</p>	
<p>فوراً ہوا پھر ایک بڑا پتھر آشکار تسکین تھی نہ سنگ گراں کو بھی زینہار</p>	<p>خلاق آب خاک کی قدر تکے میں تیار بخشا ملک کے پاؤں کے نیچے اسے قرار</p>
<p>اب تک ہر یادگار زمانے کے واسطے پیدا کی گامی بوجھ اٹھانے کے واسطے</p>	

الہدٰی عظم خلقت گا و ملک سیر	قدرت نہیں کسی کو جو دیکھے ذرا اوپر
آنکھوں میں وہ چمک کرے خیر کی نظر	دریا کھینچ آئیں تھنوں میں دم کھینچے اگر

اسکے سوا بھلا شے کیا مثال دین	
جنگل میں جیسے رائی کے دانے کو ڈال دین	

وہ گاؤں پر سنگ ہوئی جا کے بہرہ مند	پتھر کو شاخ و شیت پر او سے کیا بلند
جس میں بڑی بوجھ بہت سے چھا چند	اوسکے قدم ثبات کے کیونکر ہوں پایا بند

ستار کی مدد سے رہی وہ حجاب میں	
لکھائی اوسکا نام لٹو تاکتاب میں	

اوس گام کی جو ہو گئی مابیت آشکار	اوبھری بجار صنع میں مچھلی قضا کی کار
بھرت اوسکا نام لغت میں ہی برقرار	درائی پای توڑ کے نیچے وہ باوقار

بھیجا خدا نے ایک جواب اک جواب پر	
پایا تار گام نے ماہی آب پر	

بالا آب ماہی فوی قدر و احتشام	پانی کے نیچے موج ہوا کے لیے قیام
زیر ہوا سکونت ظلمات لا کلام	اسکے بیان سے علم خلافت ہوا تمام

پانی کا ہے مقام نامرگز ہوا کا ہے ظلمت کے نیچے کچھ نہیں جلوہ خدا کا ہے	
کامل کی دوضیائے پھر عرش کی بنا چھو نچا جو حکم خالق انوار انبیا	اک فضل ایک عدل نظر کرد خدا دونوں نے دو نفسوں کے ساتھ دم بھرا
ایجاد چار شے پئے شاہ زمان کیا بس عقل و علم و حلم و حسن کو عیاں کیا	
پھر عقل سے خدا نے کیا خوف کو جدا کیا حلم ہو کہ جس سے مودت کی ابتدا	اوس علم کے خدا کہ برآمد ہوئی غضا انسا کی سخا سے محبت زہر سخا
گلدستہ قدم میں نیا گل کہلا دیا ان سب کو طینت نبوی میں ملا دیا	
صانع کی صنقوں کے یہ حصرو حدین پیدا کی حق نے امت پاک رسول دین	کھینچا گیا مرقع ارواح مومنین پیر و خمبہ اہل ولا صاحب یقین
ہم سب کے سلسلے ہیں ظہور حضور سے امت کی ابتدا ہوئی حضرت محمد سے	

دن رات نور و ظلمت و شام و صبح بنے پست و بلند و جن ملک یکدگر بنے	پھر نور شد سے انجم و مس و قمر بنے فلکان و حور و میوہ و گل ہاں تر بنے
	سب کچھ رسول پاک کی تنویر نے کیا دفتر و دست کا تب تقدیر نے کیا
آیا خدا کا دوست نہ عرش و ارجال پھر قتل ہو اسو جنت وہ یمثال	جہاں سبھونکے نور کو حاصل ہو کمال گھرے وہاں حضور تہتر ہزار سال
	صورت کسی جگہ نظر آئی نہ غیر کی ستر ہزار سال ہشتون کی سیر کی
ستر ہزار سال وہاں بھی کیے بسر پھر ساتویں فلک میں رہے شاہ بحر و بر	پھر قتل ہوا سو سرد رہا وہ نامور جہاں نے برای اطاعت کسی کمر
	منظور تھا جو سایہ رحمت جہاں پر اوترے وہاں سے آپ چھ آسمان پر
بعد اس کے سیر چرخ چہارم ہوئی پسند اوترے تو قدر چرخ دوم ہو گئی	پھر پانچویں فلک کا کیا مرتبہ بلند پھر تیسرے فلک میں سما یا وہ ازبند

	کب سے سو جہان ہی تو تہ جنور کی ہے عالم شہود سے نیت ظہور کی	
دنیا کے آسمان پر آئے جو ہیں جنور قدرت پکاری خلقت آدمی اب ضرور	کثرت کی سمت حدت حق کو کیا ظہور مانند روح اوس میں امانت رہی یہ نور	
	دنیا بسنی ورو شعیبِ انام سے آباد ہو زمین محمد کے نام سے	
جاری ہو اشیئتِ خلاقِ خشک و تر کھلتے ہی آنکھ عرش کی جانب جو کی نظر	خوابِ عدم سے چونک ٹٹے بس ابو البشر دیکھا جو نام اٹھ کر مل ہی جلوہ گر	
	تحریر اسم قدرت رب العلامتے کی خلقت پسر کی باپ سے پہلے خدائے کی	
نام حبیب حق نے دیا روح کو سرور جمعہ کو بعد نظر کیا آپ نے ظہور	پشت ابو البشرین ہو منتقل وہ نور آئے ملک برای زیارت قریب دور	
	سوئی جہین حضور او دہر سے جو پھر پڑے صف باندہ کر ملا آنکھ سجدے میں گر پڑے	

اور توحید میں حضرت آدم سے جب حضور ہر ایک پور میں ہوی پیدا شعاع ہو	پھر پانچوں انگلیوں میں کیا جلوہ نمود کیا ہاتھوں ہاتھ پانچ جگہ ہٹ گیا وہ نور
دست پور میں قسمت نور نبی ہے پانچوں تن ایک جا رہے مٹھی بندھی ہے	
خلاق آب و خاک نے آدم سے یہ کہا نور محمدی تجھے حق نے عطا کیا	ہاں عہد سوار کراوی بندہ حسنہ ضائع نہو امانت ایمان انبیا
اسکے امین نیک بلا اشتراک ہوں اصلاح طلب ابرہ ہوں تو ارحام پاک ہوں	
قربان کار ساز می خلاق خبر دہو پھر جانب یقینہ اطمینت جوئی طہر	بعد فراغ خلقت آدم ابوالبشر پیدا طلسم خاک فز کی صورت گر
صنع خدا سے نقل کا بازار سر دہو جو راہی ہر بشر کا وہی ایک سر دہو	
آدم نے فرس کے اپنے سر ہاتھ کی نگاہ پوچھا کہ کون ہو تو پکاری وہ خیر خواہ	وہیجا جمال حضرت حوا سال ماہ میں ہوں تمھاری سمت فرستادہ آگاہ

کی تھی سنے وحی وقت صفات و ثنا کا ہے لڑائی ہی ہے یہ خدا کی تو بندہ خدا کا ہے	
پیدا کیا تجھے پے آبادی جنان جو کچھ ہو میرے علم میں تجھے پیر بیان	حمد و ثنا و شکر خدا میں ہو تر زبان بان اس کا حضور کی یہ ہے وقت امتحان
تو برگزیدہ احدی شش بہت میں ہے ہو اس کے ساتھ عقد ترا سے صلیحت میں ہے	
آدم نے سر جو کا کہ یہ کی عرض التجا پروردگار نے لب قدرت سے وحی	یارب میں خبر ہوں کہ ہے محمد اس کا کیا آدم میرا حبیب ہے سردار انبیا
میرے تہہ سلام بجا السلام ہے دانش بار پروردگار کے نام پر	
اللہ عفت آدم و نوح کے عروہا جبریل ہنم چمن خلد عقد گاہ	قاضی جناب قاضی حاجت ملک گواہ حجاب پہ نور محمد ہوا یہ بیاہ
جلوہ گری عنایت و عطا کی تھی بالائی سر کھڑی ہوئی رحمت خدا کی تھی	

اس شہد کے موم اور اگر چہ خفقور	رہنے لگے امانت آدم میں جس حضور
مان کے تھیں ہر کیا شیشٹ نے نلو	زیب حسین حضرت خواہوا وہ نور

پوشاک تن میں بوی شہد چمک گئی	
چمکایہ آفتاب تو قسمت چمک گئی	

میدان شیشٹ کی ہوا حدیث ہو سکند	سن شباب تک جو میں چھوچا وہ سرور قد
فرایا او کو حضرت بیٹا سے نامزد	آدم نے کی پسر سے بیٹا عہد جد و کرد

بیٹے کو افخ ازمان و زمین کیا	
نور رسول پاک سپرد جبین کیا	

بیٹا سوچو چلے متول انوش جب	بیٹے سے عہد نامہ کیا شیشٹ نطلب
سو نیا پسر کو باپ نے نو چیت ب	پھر منتقل ہوو سو قہان نیک ادب

جلو دی کھائے قہنل بہ کامل آپ نے	
کی زیب صلب حضرت مہائل آپ نے	

آیا جبین اطرا آد آسین پھروہ نور	پھونچے وہاں ہی حضرت ادیس تک حضور
پھر آپ نے سو توشیح کیا ظہور	مالک و آکے ٹگئے طی کی جوراہ دور

آئے پھر آپ لوحِ علیہ السلام میں
بعد اونکے نور پاک گیا صلبِ سام میں

چکا وہاں سے جانبِ آفتاب
شام کو پھر نصیب ہوئی دولتِ ثواب
ایا حسین عابرِ وقتِ میں وہ جناب
پھر خود کو خدا نے دیا نورِ مستطاب

مدتِ تمام کی تو ادھر سے ادھر گئے
تاریخ کے صلب میں شبِ جن و شبِ گئے

پھر مشکل ہوا جو وہاں سے نہ یکتا
پر نور پھر حسین سے عیسیٰ کی تمام
بخشا خدا نے صلبِ برہم میں مہتمم
چکا ہر ایک برج میں مثلِ مہتمم

پھوپھے حضورِ عابد و ابرار کی طرف
تشریف لائے حضرت قیام کی طرف

پھر مثلِ برق جانبِ تبلیغ کیا وہ نور
چکا پھر نصیبِ مسلمانِ ذمی شعور
سوڑست ہاں سے لگا ایک کیا ظہور
زینتِ گزین صلبِ ہمیشہ ہوئی حضور

پھر اس طرف جو نو پیر چمک گیا
فی الفور اُنکے کاسے در چمک گیا

<p>وہ سب سے پہلے</p> <p>چھوٹے آؤ کی سمت شرعہ عرش باگاہ</p> <p>کس کس جگہ مقیم ہوا وہ جہان پناہ</p>	<p>۴۳</p> <p>روشن جہیں آیا وہ کی ہوئی مثل صبح ماہ</p> <p>انروہان سے پھر سو عاتقان خیر خواہ</p>
	<p>پھر جلوہ نمودار دہر سے او دھس کیا</p> <p>لو رہی نے صلب مت میں گزر گیا</p>
<p>پھر محفل قریش میں آیا وہ شہر پار</p> <p>پھر حضرت مضر سے ہوئے آپ بکنار</p>	<p>کی پھلے زینت پیشانی تزار</p> <p>پھونچو دہانے جانب لکھنؤ نادر</p>
	<p>عالم فروز صولت شمس و قمر ہونے</p> <p>صلیب جناب تذکرہ میں جلوہ گر ہونے</p>
<p>آیا وہاں سے سمت خیر نہ وہ فی شعور</p> <p>پھر جانب قضی گئی جلوہ تلوار</p>	<p>پھر وہاں جہاں گمانہ ہوئے حضور</p> <p>پھونچا سو لوگ بھی چاکر ہائے نور</p>
	<p>عز و شرف سے دامن غالب کو بھرو دیا</p> <p>پھر صلب قمر مطلع انوار کر دیا</p>
<p>امداد و غلام و شان رسول فرستہ خو</p> <p>آدم نے پائی انکے قصد قرین آبرو</p>	<p>شہرت و محبت نہمت تو جہاں چاہو سوسو</p> <p>ہر پھول میں بسی صفت رنگ و مثل بو</p>

	<p>مگر کسی جگہ نہ وہ پاک صاف میں</p> <p>آخر کو چھوٹے منزل سے نہان میں</p>	
<p>بخشا خدا نے نورِ رسولِ جہان پناہ</p> <p>پیشانی میں آؤں یا بروغ ماہ</p>		<p>عبد مناف پر جو کرم کی ہوئی نگاہ</p> <p>پانی وہ قدر ڈھونڈتے تھے جس کو بادشاہ</p>
	<p>نکلا حیدر ولیر سے آسمان کی طرح</p> <p>وہ استار چنے لگا ککشان کی طرح</p>	
<p>یعنی دیا خدا نے میرے چاروں طرف</p> <p>فرزند سے دو چند بڑھی عزت پندر</p>		<p>گھر آفتاب کا جو ہو منزلِ شہر</p> <p>پھیلی ضیاءِ حیرتِ ہاشم اوپر اوپر</p>
	<p>ہم سر کوئی حسین نہ تھا اوس حسین سے</p> <p>نورِ محمدی کی چمک تھی جبین سے</p>	
<p>نی افور بلک بلک آؤں شہرِ جال</p> <p>بخشا خدا نے خاتمہ غری و کمال</p>		<p>اوس نور سے کیا سو ہاشم جو انتقال</p> <p>وہ غیرتِ ہلال ہو جب قمرِ شمال</p>
	<p>حشمت تھی مثل گہر و قدم ماہر و کے ساتھ</p> <p>شاہوں نے آرزو کی ہزار آرزو کے ساتھ</p>	

وہ جنس حسن جس کے خریار بیشمار

وہ نور جس سے روشنی طور آشکار

شان اسطر کلی جس عیان شان کردگار

ایسا شجاع جبکی ندینے میں ہی پکار

ہنگام جنگ آنکھ نہ چھپے گروہ سے

سلمے کے ساتھ عقد کیا کس شکوہ سے

جب عبد مطلب نے جو تم میں کیا گزر

بچکی جبین والدہ ہم صورتِ مستر

پایا ظہور نور شہنشاہِ بر و بر

گھر بھر گیا جو گھر میں تولد ہوا پسر

سلمے سے نور احمد صلیب جن رہا ہوا

اوس باہر و کے صلب میں جلو نہا ہوا

پیدا ہوئے ابو حضرت عبد اللہ حسین

سجادہ زیب رونقِ سلام حق گزین

آیا پدر کی صلب میں نور رسول دین

بچکی بسا اُن کس قطر عافین حسین

نور رخ سے نورِ مہ و مہر مانڈ گئے

گئے کے آفتابِ مدینے کے چاند گئے

عباسِ نجمِ امیر مختار نے کہا

ہو گا بلندِ قدر و مراتب یہ لقا

دیکھے و خواب میں جو حقیقت کو نہیں کیا

فرزندِ خالصہ حق خاصہ خندید

<p>ریشمین آسمان وزمین روچھاگ سے اک طائرِ سفید ادڑا اسکی ناک سے</p>	
<p>بچھڑ کر وہاں سے جانبِ کعبہ کیا گزر سجدے کیے نیاز و ادب سے جھکا کے سر</p>	<p>چھوٹا چوڑا بے شرق و مغرب ہا تیر پر قومِ قریش سب متوجہ ہوئے او دھر</p>
<p>مشتاق ہر یگانہ و بیگانہ ہو گیا مروجِ حلق طائرِ فرزانہ ہو گیا</p>	
<p>پھیلا ہر ٹوٹی توچک چھوٹی دور دور ایمن میں جیسے جلوں برق چراغِ طور</p>	<p>ساحل ہوا زمینِ فلک میں بھڑک ٹوڑ مشرق سے تارہ سرحدِ مغرب کیا ظہور</p>
<p>تنویرِ شان حق مری نظروں میں تل گئی یہ دیکھتے ہی چونک پڑا آنکھ کھل گئی</p>	
<p>اویں غیبِ دان سے سوچا کیجھو دیا جواب ہیں ہارو کے صلب سے جگے گا آفتاب</p>	<p>اک کاہنہ کے سامنے وہ لایا بی خواب رویاے صدا قدیم اگر خوابِ تنجواب</p>
<p>دنیا سے نیاز و اطاعت جھکائے گی اسکی شعلہِ غرب سے تا شرق جاوے گی</p>	

امید و شمان و شوکت عبد اللہ کو
چونچا سن شباب کو جب وہ فرشتہ خور

بوجہ بڑھے خدا نے زیادہ کی آبرو
بڑھنے لگی زمان عقیفہ کی آرزو

امیدوار عقد تھیں اس خوش باغ سے
پر دے لوگاڑا ہوئے تھے چراغ سے

یوسف لگا کوئی سبے انکار جد و کردار
تھی بنت و عجب پر نظر رحمت احد

دو بہت کی سبھو کی زینا کی طرح رو
آخر کو آئینہ سے ہوئے آپ نامزد

پیدہ تھی بہت حسین صاحب جمال حسین
بلیقہ تھی تہہ آئین مریم جمال حسین

اب یون مفسرین و محدثین یک زبان
جمعہ کی شب جمادی آخر کے در بیان

ہاں کے رحم میں آئے جو پیغمبر زمان
اٹھا آروین حساب سے تیار تھی عیان

سیر برجوم رحمت رب العارز ہاں
سین آئینہ کو حمل رسول ساز ہاں

ما بین آسمان و زمین و بجا و بر
ہاں حمل مصطفیٰ کے نمایاں ہوئے اثر

تھا نعرہ سناوی قدرت ادھر ادھر
ایسا کوئی نہ تھا نہ سنی حسنی خیر

<p>حقا کہ اس خوشی کے سبھی پای بند تھے بشاش سنگ و نخل و چرند و پرند تھے</p>	
<p>فرمائی ہیں یہ آمنہ نیک و پارسا آثارِ حل جہ میں نپائے گئے ذرا</p>	<p>آئے مرے رَحْم میں جو پیغمبرِ خدا اک شخص میری خواب میں بس کے اکھ گیا</p>
	<p>پھر تھی تھی رحمتِ احدی مصطفیٰ کے ساتھ تم حاملہ ہوئیں شرفِ انبیاء کے ساتھ</p>
<p>صیحا و مین جو ایک مہینہ ہوا بسر گزریوں اتنے حل میں باقی ہیں بقدر</p>	<p>سب کو سنائی ہا تب غیبی نے یہ خبر قدسی گنایا کہ بھی گھڑیاں کبھی پسند</p>
	<p>پھونچا نوٹیں مہینے وہ سہ رو کمال کو اللہ نے کیا مہ کا حلِ کمال کو</p>
<p>پیدا ہوئی ولادتِ محبوب کی جورت حیرت سے جن و انس باہم کئی یہ بات</p>	<p>دن بگئے بسانِ شبِ قدرِ کائنات کیا جاسے کیا ہو مصلحتِ بتِ پاک ذات</p>
	<p>چمکا زمین کے لیے گوشتِ نصیب کا شاید حد و مشاعر ہی کسی امرِ عجیب کا</p>

غلامان میانِ ارضِ سامینِ بزمِ	کے زمین فوج فرشتے علیٰ العموم
چاروں طرف ہوا و رفت ملک کی ہوا	آبادی ملک کے مشابہ و مرزوم

ذکر خدا محیط ہو سارے جہان میں
سبح کی صدا ہو زمین آسمان میں

شیطان پہلے جا کر آتا حسبِ	طاقت گھٹی زمانہ عیسیٰ میں یک بیک
وقت ولادت شہ نس و جن و ملک	چاہا بہت بچو بچ نہ سکا آسمان تک

وہ آسمان کا رہنما
وہ آسمان کا رہنما
وہ آسمان کا رہنما

کیا بچکے قہر خالقِ خوش فات سے چلے
تیر شہاب اوس پر اوسی رات سے چلے

آئی ندامتِ اوی قدرت کی ناگمان	سب سے سنایا آیہ قرآن بے نشان
باطل کی نیستی ہوئی حتیٰ ہو گیا عیان	سچ تکم ولادت پیغمبر زمان

گردِ ملالِ خلق کے دامن سے دھو گئی
پیدائشِ نبی کی خبر عام ہو گئی

گھٹی ہیں آمنہ جو رعیت ہوئی قریب	حکمِ خدا سے حسین تولد ہوا حبیب
میں نیم خواب ہو گئی جاگ کر نصیب	آیا سفید رنگ بس اک طائر عجیب

شکل فرشتہ جلوہ قدرت نما کیے فی انور مجہد پر اوس نے پرو بال وای کے		
آواز غیب سن کے ہر اس گشت گسند اوس طایر سفید نے کھول کر بال پر		رشتے میں دل تو کانپ رہا تھا مرا جگر زہل ہوا وہ خوف ہوا اس فہم وہ خطر
قدرت دکھائی خالقِ عالی جناب نے تسکین پائی خاطر پر اضطراب نے		
بعد اسکے میرے گھر میں در آئین جان چہ زنجیر لباس خلد میں نہان وہ ارجبند		ہم صورتِ نحالِ رطبِ قامت بلند نوشہ و بوسانِ نافہ مشک او نگے بوڑ بند
میرے قریب زیب وہ اجمین ہوئیں افسان کی زبان میں سب ہم شہین ہوئیں		
ہاتھوں میں اونکے جلوہ نما کاسہ بلور میرے قریب آ کے پکاریں بعد سرور		شہرِ شہ جگہ شہین چڑی زبان حور اے آئینہ پو کہ یہ ہر شہریت ہلور
خوش ہو تھیں سپر شہرِ سرِ عطا ہوا ناسے وحید عصرِ عرش عطا ہوا		

اک نور نے کیا مری زخسار سے ظہور	کھتی ہیں آمنہ جو پیا شربتِ ظہور
گویا چمک گئی میری جو گرد برقِ طور	قی الفور سے تا بقدم گھر گیا وہ نور

تنویر لوٹتے ہوئے پھرتے تھے خاک پر
موسیٰ بھی غش کینے تھے اسی نور پاک پر

یا قوت سرخ رنگ کی چوٹ اوس کی گمان	پھر جلوہ گر ہوا علمِ سندس جنان
پھونچا علم زمین سے لبس تا بہ آسمان	بالا و سقف کعبہ گزرا وہ فلک نشان

پھر جا نور بہت نظر آئے زمین پر
پر کھول کھول کر او تر آئے زمین پر

دیبا ی باغِ خلد کا پردہ ہوا عیان	دیکھی پھر اور قدرتِ خلاقِ ان جوان
آواز دی مناوی گردوں کے ناگمان	نکا میانِ ارض سما وہ فلک مکان

آنخوش آرزو میں رسولِ زمان کو لو
ای آمنہ عنبرِ نیریزینِ بہان کو لو

اسپندِ خالِ چہرہ ہو رجنانِ جلا	ہاں طبع گرمِ عنبرِ برفشانِ جلا
جنت کے گلشن کو منگا کر یہاں جلا	مشک و عنبر و عود و زعفرانِ جلا

مہکی ہوئی یہ نیرم بہشت استبان رہے
خوشبو لبان کیسو حور جنان ہے

رحمت گھری ہوئی رہو برستو فلک ستونور
آئین ملک کچی تو کچی ہو نزول حور
خوشبو لبان کی لیکے ہوا جادو دور دور
بس نکمت جنان کی اوڑھی دھوین بخور

پریون سیرنج پھوپھے نہ اسید جان سے
ادترے نہ کوئی آج بلا آسمان سے

جسکی امید تھی وہ خدائے گھڑی کھائی
شادی رچی خوشی کی خبر سطر فسی پائی
باد صبا نوید ولادت اور اسکے لائی
لگی کے جلا چراغ کہ ٹپھی مراد آئی

او کچھن ہو جسکو سنکے وہ جھگڑا نہ باندھے
کنگناستون خانہ کعبہ میں باندھے

ہاں جو قریب ہے سیدائش جناب
باہم پڑھو درود نکلتا ہر آفتاب
وہ پھول پھولتا ہر بہشتوں کا آفتاب
جسکی مہک سے باغ دو عالم نغمہ مضیاب

آیا زمانہ دین رسالت پناہ کا
سکھ پڑے گا شہر ان لا آہ کا

ناگاہ عرش پاک سوا و ترا خدا کا نور	شمس الفحیٰ نے بچ شرف سے کیا ظہور
آواز دی یہ بڑھکے ملائک نے سو سحر	تعلیم کو اٹھو کہ برآمد ہوئے حضور

ہر مرتبہ شناس کے لیے تیرے ہوتے

تم بھی اٹھو کہ خور و ملک اٹھ کھڑی ہوئے

سب انبیاء کے قبل کیا آپ نے ظہور	یہ وجہ ہے کہ بعد برآمد ہوئے حضور
پہر صلب ہر رحم میں رہے سید غیور	کس کس جگہ ٹھہر گئے بائین راہ دور

عرصہ ہوا جو آمد خیر الانام میں

اُسے مقام کرتے ہوئے ہر مقام میں

پیدا ہوا جو باعثِ ایجا و خشک و تر	فی الفور بائین ہاتھ کور کھڑا زمین پر
دھن کیا بلند سو چرخ حیلہ گر	کعبے کی سمت جھک گئی سجد و کوجلد تر

چو مادہ ان تنگ لب سے ثواب نے

توحید حق میں ہوٹھ ہلائے جناب نے

چھوٹا سو شہادت یہ فرمان کردگار	اک ات کی دو لکھن کی طرح آپ کو سنوار
جھک کر سو دشکر کرن شاہیہ دادر	چھوٹی ہر اک چمن میں تیز نگ کی بہار

	<p>ہاں اپنے زیب و زین کے دامن دراز کر پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر</p>	
<p>اکبار کھلکھلا کر ہنسا گلشنِ جنان طوبی لگ کی دھوم ہوئی ہر طرف عیان</p>		<p>جسم سنی ولادتِ پیہرِ زمان مستانہ چھوٹی لگیں بچو لون کی ڈالیاں</p>
	<p>سب بلبلین چمک گئیں گل مسکرا دیے خچون شادیاں تادی بجا دیے</p>	
<p>پیدا ہوئے کچھ اور جو اہر بنگار ستر ہزار تو تھوٹے آبدار</p>		<p>حورون سمیت سب گئے سب بشار یا قوت سرخ رنگ کے ستر ہزار قصر</p>
	<p>جاری ہیں فیضِ شاہ رسالت بہشت میں انکے ہیں نام قصر ولادت بہشت میں</p>	
<p>پانی ہوں جسکے فیض سے شہر گڑی کڑے ستر ہزار قصر ملاحظہ ہیں گڑ پڑے</p>		<p>شاعر کا دہنِ شبنم ولادت میں کیا ٹری کوثر نے جوش کھا خوشی سے ہری ہری</p>
	<p>سب کی طرف تو لہ نشہ کی خوشی گئی پیدائش ہی کی نچھاور یہ دی گئی</p>	

طہر ایک ماہی ذیقدر و زامود	سب چلیوین جسکی ہر خلقت عظیم تر
تاہفت الف گنئی زمین ہر ایک	ستر ہزار گا چلیوین راہ پشت پر

دنیا سے قدر وسیع ہر اک گا و نیک کے	
ہیں سینک سات سات ہزار ایک کے	

پانی ولا دت غبر مرسل کی جب خبر	وہ ماہی کلان ہوئی بشاش بقدر
شادی سے بخش حرکت کی اوپر جو	صبر و متراوس کو نہ تیا خدا اگر

ثابت نہ اک ورق کوئی پاتا زمین کا	
وقت اولٹ پلٹ نظر آتا زمین کا	

زیب زمین تھے جتنے جیلہامی استوار	ایک ایک نے اک اک کو بشارت دی بار بار
التقدیری بزرگی سلطان نامدار	تخلیم پوپیس بجالائے کوہار

یونین تل ابرچہ گئی شادی پہاڑ پر	
چڑھ جابے جیسے ناؤ سخی کی پہاڑ پر	

جس جس جگہ تھے گانش ایجا زمین	سب پر ہوا و عیش طرب کر گئی طر
ہر ایک شہنشاہ اور ہر اک برگ ہر سر	تقدیر سے فوج اجمال بجالائے یکدگر

	<p>پچھی صبا نے ہو مولادت کمان کمان اور تئی ہوئی پھری یہ تار کمان کمان</p>	۱۲
<p>ستر عمرو نور ہو نصیب نیشال ستر نر اضعف زیادہ ہوا جلال</p>	<p>ارض تہمین گئی شان ذوالجلال آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کمال</p>	
	<p>بدلا مزار زبان کی لذت بدل گئے تلخی موت انکے دہن سے نکل گئی</p>	۱۳
<p>آل فریشتہ تلو مبارک یہ لاڈلا زیب ترین شمع اہم سبب عطا</p>	<p>رکن و مقام خانہ کعبہ نے دی صدا چھوٹا تمھارے پاس فرستادہ خدا</p>	
	<p>محبوب حق بشیر و مدبر و کریم ہی عزت خدا کی دی ہوئی فوز عظیم ہی</p>	۱۴
<p>زنجیروں میں اسیر تھا اور قلعہ بند پھونچے طر خطر حکے عز ایل پر گزند</p>	<p>چالیس دن تمام شیاطین بچھو گر گزشتہ جہان کے صنام سر بلند</p>	
	<p>چالیس روز سیر اوج کین رہا پانی میں غرق تخت شقی و لعین رہا</p>	۱۵

<p>اور اتنا ہر کے سروں پر بڑا عذاب جرم گنہ کو بڑھانے لگا تو اب</p>	<p>بجائے منہم ہو کر دھڑکی ہو کر خراب چمکے خدا پرست کے منہ مثل آفتاب</p>
<p>گویا کسی فمپانپ چڑھا دی زبان پر</p>	<p>ناقوس دے گئے تھان پر</p>
<p>طوفان غم امند کے بے بھون کو ڈبو گیا وریا و سواہ سوکھ گیا خشک ہو گیا</p>	<p>آگے اک یہود کے پاس ایک رو گیا کروٹ نہ لی نصیب اس طرح سو گیا</p>
<p>وہاب لرز لرز کے بتوں سے چمٹ گئے بس تھرا تھرا کے تخت سلاطین اڑ گئے</p>	<p>فارسین تھا جو خانہ آتش وسیع تر اکبار آئی یہ آتش پرست پر</p>
<p>جسین ہزار سال سو تھی آگ شعاع و ایسی تھی وہ آگ نہ باقی رہا اثر</p>	<p>دور پائی فیض چشمہ رحمت سے بہ گئے سب گہرائی آگ میں جل جھن کر رہ گئے</p>
<p>تھرا کے کنگری گرسے چودہ ادھر ادھر قابو رہا نہ کاہنوں کو اپنے علم پر</p>	<p>کسر کو طاق میں ٹی ہل چل بس سقد جاو و گرو نکے سحر و کم ہو گئے اثر</p>

سورہ شریف

احکام سابقین پیسہ بدل گئے
 فروین اولٹ پلٹ ہوئے فقر بدل گئے

فرمانی ہیں یہ والدہ سیدہ
 پیدا ہوا ہے تم سے دو عالم کا مقتدا
 مجھ کو بس ایک ہاتھ غیبی زوی صدا
 سر خدا حبیب خدا حجت خدا

فسوخ مسک نسخ کا سبق ہوا
 مضبوط آج سالہ دین حق ہوا

ہیں دور دور ظلم و جفا و بدی و شر
 ایدار سا ہیں سحر و سحر و جادو گر
 پھیلے ہوئے مظلوم و حاسد اور ہر دم
 ہاں بادشاہین کو نہ پھونکے کوئی ضرر

فرزند کو حمایت رب العالمین و
 یہ حجت خدا ہی بناہ خدا میں و

نکلامی سپر کے دین سے بھر ایک نور
 دیکھے بس اہل شام فیض کی کسب تصور
 پھیلی وہ روشنی صفت روشنی طیار
 جھکے قصور سرخ زمین کے بلا قصور

کس میں جگہ کلی قدرت عیان ہوئی
 فارس کی بھی سفید عمارت عیان ہوئی

ابرِ سفید چرخ سے اور تراقصائی کار فرمائی ہیں جس آئینہ آسمان وقار	اوس ابر نے پہن کر کیا زینتِ کفار سنتی تھی میں زبانی ہاتھ یہ بار بار
۴۷	دکھلاؤ میر خالقِ خدا بادشاہ کو چاروں طرف پھر اور سالت پناہ کو
سطحِ زمین و مشرق و مغرب مع جبار استادہ و شستہ ہر تریہ و یار	جنگل پہاڑ و ٹہنٹ شجر شاخ برگ بار ان سب میں انکی صفوت و صوت ہوشیار
۴۸	چرچا رہے تھو رسولِ انام کا کے پڑے جنابِ محمد کے نام کا
وہ ابرچٹ گیا تو یہ آیا جتنے طہر لیٹا ہوا ہی فرشِ جہیزِ برشت ہر	بس اک سفید کپڑی میں لپٹا ہوا ہر پر تو فگن ہی جلوئے قدرتِ اودھ اور ہر
۴۹	بخی ہی بندِ مشافحِ روزِ شمار کو ہین تین کنجیاں گھر ابد ار کو
میکھے عجائبات تو محکو ہوا عجب سرتاجِ انبیاء ہر حسبِ حبیب رب	فور اسنا کی زبانی سے تب قبضے میں آئی نصرتِ فوز و نبوت اب

پیدایش اسی ذات سے ارض سالی ہو
کبھی ہر اک خزانہ سستہ نہ لگی ہو

پھر اور ایک ابر ہوا گھبریں جلوہ گر
آواز دی منادی وہ آتھ فیکر گر
اوہیں بھی مثل محض کیا مرے پر
یہ ہر محمد عزیٰ سید ہر

پیدا خدا کی شان ہی بندگی کی شان میں
ایسا کوئی ہوا ہی نہ ہو گا جہاں میں

ہاں جلدی شرق و مغرب اسی دکھاؤ
سوئی طور جاو درند و نکلے سمیت جاؤ
انسان بجان عالم ارواح تھیں راؤ
دنیا کے بادشاہ کا ہر ہوا عمل ٹھہراؤ

جو کچھ کہہ دیجگا ہی اسے ذواجلال و
آدم سے تیاغ سبھو نکلے کمال و

جس دم ہوا شگافہ وہ ابر شوخ و شنگ
بچیدہ ہاتھ میں ہی حریر سفید رنگ
دیکھا پسہ کا حال ہوئی میری عقل رنگ
میں سنا کسی قصہ ادی یہ بید رنگ

بیٹھا عل تمام زمین آسمان میں
قبضہ کیا حضور نے سارے جہاں میں

بعد اسکے تین شخص مجھے آگئے نظر	فوری اونی اوٹکے چاندی منہ صوٹ قمر
چاندی کا آفتاب بے ایک نامور	وہ مشک نافہ جسے بسایا تمام گھر
جھوٹے چلے شمیم کے کوٹو بہشت سے	
دیوار و درمک کے بوڑھے بہشت سے	
ہر دوسرے کے ہاتھ میں طشت تھیں	ہر کوئی پڑھا ہی بس اک اک دین
آواز دی کسی نے پینا ہوشکین	اسی بھی اب تو قبضہ پاک سول دین
کھب لیا کہ خاص یارب لعل کا گھر	
بندے سے اختیار کیا ہی حاکم کا گھر	
کثیر اسفید ہاتھ میں لایا ہتھیار	اوس باجیکو کھول کر مضر و سی کی جبار
جس کی شمع دہر نور سے ہو سوا	آنکھوں میں خیر کی ہو جو دیکھے کوئی فرا
آگاہ کر دیا مجھے پردے کی بھید سے	
نکلا اک آفتاب بس اسر سفید سے	
پانی اوس آفتاب سے لیکر قضا کا	اوس طشت میں تھی گویا غسل سائیل
شائوٹکے درمیان میں وہ مضر قمر قرار	اسطورہ لوگانی ہوئے نقش آشکار

کھلتے ہی مہر رایت اسلام گر گیا
سکہ رسول دین کی رسالت کا پر گیا

جس نے کہ مہر کی تھی کلام و سچ کھیا
اور سنے دعا کی بہرہ شاہ انبیا
فوراً جواب احمد مختار نے دیا
اک اک نے اپنے بازو نہیں آپ کو لیا

پتھر مینوں شخص میری نظر سے نہاں ہوئے
آئے تھے جسطرف سے اوپر کو روانہ ہوئے

جب تصاصدق کی زب وہ درگراں بہا
بچوں کے حق میں عیب تمیمی بنادیا
مرقوم سچ کہ والد ماجد نے کی قضا
اس لعل شجر انگلی رونق ہوئی سوا

بڑھتی تھی روز در رسول کریم کی
قیمت نہ دے سکا کوئی دیرتیم کی

پلنے لگا حفاظت حق میں نونہال
پھر حسن نے کیا مہ نو کو قمر شال
بڑے کہ جبین میں کا ستارہ ہوا لال
گزرے جو چند ماہ بنی صاحب کمال

پائی مراد کلین جنت نظیر سے
سینچا اسے حلیمہ خاتون کر شیر سے

چلنے لگے جو پاؤں رسولِ فلکِ شتم	آنکھیں بچھائیں جو رو ملکِ قدم قدم
نکلا جدمِ ہر دمِ ہر سے وہ رونیِ حرم	رستے مہمک گئے صفتِ گلشنِ ارم

سر چڑھکے آؤ منہ نہ پڑا آفتاب کا	
سر پر رہا حضور کے لگے حجاب کا	

وہ سہرہ قد اٹھا جو برایِ خرامِ ناز	سجدی میں ہر شجر نے جھکایا سیراز
جس سنگتِ پُر اقدمِ شاہِ سرفراز	پتھر میں نقشِ بنگئے ایسا ہوا گداز

اللہ سے آبرو مشہِ عالمیتِ تام کی	
چاروں طرف صدا تھی درود و سلام کی	

خالق نے اپنے نوسر کی خلقتِ حقو	اس قسم کے بشرین نہ جن ملکِ حور
ہر عضو میں چمک رہا مثالِ چراغِ طود	شکرست نہیں کی سہرا میں ایک نور

وقتِ کشیدہ ہو کر ترک نہ بل گیا	
آخر یومین بند ہوا پٹکا نکل گیا	

بے سایہ تھانہ سالِ قدِ شاہِ ارجمند	جو فرد ہو دوئی ہو اووی کس طرح پسند
سایہ کا بھی خدا نے کیا مہرِ بلند	رکھا برایِ صرف بنائے مقامِ چند

<p>کیونکہ نہ بے کلفت مہ اوجِ فِت مے نہ سایے سے عرشِ کسی ولوح و قلم بنے</p>	
<p>فرما چکا ہوا احمد بے سیم انہیں احد چالیس دین برس کی جو اللہ نے مدو</p>	<p>اگر لیجئے کہ سیم کے چالیس برس مدو پچھتر ہی تقریباً حق پر ہوئی سند</p>
<p>اول میں بھی اخیر میں بھی مستند ہے یہ مہم دور کے پھر احد کے احد ہے</p>	
<p>سعرِ اج کے بھی رمز کو سمجھیں رموزِ دان بھونچے خدا کی پاس شدہ عرشِ آستان</p>	<p>طی کی مثالِ قدرتِ حق ادا ہوا آئے تھے جس جگہ سوسہاں پھر گھوٹاں</p>
<p>قریبِ احد ہوا ختمِ رسولِ کریم پر ہوا آئے جا کے اپنے مقامِ قدیم پر</p>	
<p>ایسے پیری کہ ساری خدائی میں ہو ایسے بچھلین یوسف ہوں ر</p>	<p>خالق ایسا جھک گئے صفتِ شاخِ میوؤں علمِ اسطر حکا علمِ لدنی پختِ یار</p>
<p>ایسا فصیح بھی کوئی ہو گا زبانِ بین فرداں انکو آیا نہیں کی زبانِ بین</p>	

آل اسطر حلی جسکے ملائک غلام ہیں	اصحاب کا نجوم مدار الہام میں
پیر و مطیع و ناصر دین نیک نام ہیں	اربع عناصر شہ عالم مقام میں
یارب برای حرمت سرتاج انبیا	یارب بے ولایت سلطان لاف
یارب بحق فاطمہ اشرف لہنسا	یارب پے حسن پے مظلوم کربلا
ہاں ملک و سلطنت کا اعادہ کراں	ہاتھ آئین تخت و تاج و نگین متاع و مال
دکابے نشان کھلے فوج ہو بجال	پھر اختر اوڑھ کو بنائے کمال
ای خامہ بہمارا دھاب مسجد	وقت دعا و اول و آخر میں پڑھ دو
صدقہ قبول میں کی ولادت کا ورد	عقلے مری خیر ہو دنیا میں ہو نمود

<p>تاریخ خاتمہ ہی ذریعہ عسلی سیر و گویا ک صورت حسان صلا</p>	
<p>نظم طرازی اور تشریر دازی میں نازش پیشینان میرپشینان حضرت فشتی سید آغا علی صاحب شمس منظر</p>	
<p>مرزا علی بہارہ کی کس لطف سو گستا آیا خیال جب مجھ تو تاریخ سال کا</p>	<p>میلاد مصطفیٰ کا بیان قابل شمس اوشمس ہی ملک نے فلک سو مجھو ندا</p>
<p>مفوم بھر ماوہ سعد تم نہو پیدایش جناب رسول خدا کو</p>	
<p>از تبارج افکار افصح لفصحا و ابلاغ البلاغ ہم پائے مرزا اجلال سیر فشتی مظفر علی صاحب اسیر</p>	
<p>مرزا علی بھار جو میں ذاکر امام سنکر کہا یہ دل ڈر ہو عزو حشام</p>	<p>مولود وہ کہا کہ مرصع ہی بالتام قابل دہود و بھینکے بیشک ہی یہ کلام</p>
<p>تاریخ سال ملگنی یہ خاک را کو مدوح دی بہشت صلے میں ہزار کو</p>	

تصنیف لطیف شاق شہرہ آفاق شاعر
خوش مضمون میر نواب صاحب متخلص ممولون

جسکے طفیل گلشن ہستی ہوا عیان	مولد کا اوسکے خوب کیا نظم میں بیان
تحسین کس طرح نکیرین جلد انس جان	دیتا ہی یہ چمک کے صدا غنیہ زبان

تاریخ سے شگفتہ ہوا دل ہمار کا

مولود و ورہی یہ خزان سے ہمار کا

طبع زاد چوت بنیاد بلبل بوستان عفت
دوہم وارث علی خان صاحب متخلص بہ شہم

مرزا علی بہار زر گینے سخن	تیار در شنائی بتی کرو صد چمن
از نعمت مصطفیٰ شدہ فردوس انجمن	جنت عطا کند عوض این ہر درشن

این سال نظم فہم ملک گفت چون ہزار
مولود میں این شدہ گلہ سبباً

نکاح شاعر و حیدر آقا نجف صاحب متخلص سجد

لکھا جو ای سجد سس ہمار	و کمال بازار گد طبع کا اوسن باوقار
------------------------	------------------------------------

امداد کی جو بادشہ ذوالفقار نے	اوس دم لگایہ ہاتھ غیبی پکارنے
تاریخ لکھ سکے نہیں طاقت کی کی ہو	تائید حق یہی ہو عنایت علی کی ہو
از تلمیحات افکار شاعر باوقار شمع و سخن پرور مرزا علی صاحب کشمیری شتخ خاص پیر	
حق اصول دین ہو یہ سلاو صفی ہر عقدہ امامیت و راز معاد و	توحید و عدل ذکر نبوت و حاجب تعظیم کو جو قدر اوٹھی سنہ ہوئے بنا
تابع و انجسہ ایمان رسم کیا	نیرنے بھی ذخیرہ ایمان رسم کیا
تصنیف طیب مجمع کی پاسا حکیم حمصا صاحب نقد	
مولود حضرت نبوی گفتہ بہار	سبع المثانی است کہ آمد بروی کار این نظم ہجو ناظم شان روزگار
این ہر دو گوہر اند کہ خورشید انوار اند این نظم و نثر قطرہ رشک و گوہر اند	

شوخی نظم شاید زبودہ است	آن شاید کہ گفتہ ہزار زبودہ است
ہر بیت او مدینہ اعجاز زبودہ است	اعجاز انیکہ باہمہ اعجاز زبودہ است

بلبل کمر شکستہ بتاریخ گفت و شن

زنگ گل بچار دگر زوہرا روشن

نتیجہ فکر مکشہ دان مغنیہ و بیان پاکیزہ جوہر
مولوی مظہر حسن صاحب غازی پوری متخلص بہ مظہر

ساقی خوشی کا وقت ہو جام بلور دی	جمع ہو مہنون کا شراب پلور دی
وہ ہو بدست نشہ گواکھو نہیں نور دی	مسرور سب میں اور زیادہ سرور دی

آؤں جو وجد میں تو رکوع و سجود ہوں

مینا کے قلقلوں سے بھی پیدا درود ہوں

مولود پاک ختمِ رسل نظم ہو گیا	بالکل یہ ترجمہ ہو حدیث شریف کا
قاصر زبان ہو وصف میں کیا ہو سکے ثنا	کیونکہ نہ ہو کہ اسکا مصنف ہو کون سا

جس سے کہ باغِ شعر و سخن کی بساتر ہو

مترزا علی ہو نامِ تخلص تجھ سے ہی

دی انکو اسکا اجڑاؤند کائنات ایسا کان شمع مبین ورنہ نجات	شافع ہون روزِ شہرِ شولِ حبتہ دات صلو علی النبی واولادہ الہبات
	نازل زمین پہ رحمت ربِ دو دہی محبوب کبریا کا جہان مین درود ہی
اک روز نظر اونسے ملاقات جو ہوئی منقوط سے حساب کیا بنے او سگڑی	کھنے لگے کہ فکر کرسال کی ابھی اور بعد اسکے انسو اوسید وقت عرض کی
	یہ مصرعہ بھی شعرِ سالِ سعید ہی مولودِ خاصِ سہروردین کا جدید ہی
طبعِ زاوشاعرِ کچھ دان معنی شناس متخلص بہ شادِ موسوم بہ مرزا محمد عباس	
یہ نظم ہی کہ قدرت پروردگار ہی صفحے پر اسکے باغِ جنان کی بہار ہی	مصرعہ ہر ایک سلکِ درشاہ وار ہی اوشادِ خستہ دل یہ سخن یادگار ہی
	تاریخِ کرتسم کہ مسدسِ بھار کا ہی طوطیِ فضا بکل میلادِ مصطفیٰ

از تلمیح افکار و اشار عالی جوہر و نظام متبہ
نقشہ منظر علی صاحب مخلص بہار

لکھا عجب صحیفہ رنگین بہار نے	کی ختم بوستان مضامین بہار نے
فرحت چو پائی صورت گلچین بہار نے	فی شادان غیب و تحسین بہار نے

تاریخ امی ہنریہ بصد آب و تاب ہے

کیا شان مولد و شہ ام الکتاب ہے

من تصنیف شریف شاعر نازک خیال معشای
کشای مضامین سہل و ادق مرزا علی جان صاحب شفق

جسوقت فیض صانع رنگ بہار سے	جوش صد آبیاری طبع جبار سے
گلہاں ذکر استمداد المآبار سے	آرٹیش چین ہوئی عز و وقار سے

لکھا شفق نے سال امید و قبول کا

جلوہ ہی ممکنات میں نور رسو ل کا

اس انجن کی مدح قلم گر و رسم کرے	لازم ہی پہلی گردن سلیم خم کرے
نور سوا چشم سپاہی میں ختم کرے	ہر لفظ پر در و دو کو پڑ پڑ کے دم کرے

<p>تاریخ کلمۃ شفق کہ بجلی ہے طور کی مولود نور ساری تو محصل ہی نور کی</p>	
<p>لمعۃ برق فکر آفتاب معنی و بیان میر علی جان صاحب مخاطب بہا ہشتاب الدولہ بجا اور متخلص بہ خوششان</p>	
<p>مرزا علی بجا رگل خرد اب خوششان تصنیف تازہ و نو ہو یمن کہ خوششان ۱۱۲۳ھ</p>	<p>ملاح آل ختم رسل شاعر زمان کل ترجمہ ہو وصل علی نور کا بیان ۱۱۲۳ھ</p>
<p>میلاد و پنجا کا مرقع ہو واہیک تاریخ گاہ بند کشتا ہو گواہیک ۱۱۲۳ھ</p>	
<p>من تصنیف شکیل بدر الدہ ج خلف الصدق ماہتاب الدولہ بجا و مرید حسن جان صاحب ضیا</p>	
<p>مرزا علی تھار سخن سنج و باکمال تاریخ فکر نو کا ضیا کیون نہ خیال</p>	<p>زنگین ہونہ ہین کہ زبان شناس لال ہو ووم شش جہت ہین مسدس ہو پیشال</p>
<p>آئینہ و لاوت خیر الانام ہی احباب علم کھتے ہین تاج الکلام ہی ۱۱۲۳ھ</p>	

طبع زاده شاعر با کمال لاله بے کو پال صاحب
تخلص شائق و دیوان سرکار خیریل صاحب و

مرزا علی تھار نے کئی عجب کتاب
والہم یہ نسبت بہ پیش و لا جواب
ہو ذکر مولد تھی اس سہاں جناب
ہر صفحہ اسکا نور ہو مثل آفتاب

ناقب ہوئی جو خواہش تاریخ و نشین
آواز غیب آئی تھارہ یا ضیاء

من تصنیف شریف معرکہ آرامی امتحان شمس
بعلالی موسوم بہ علی الزمان صاحب باشندہ مکینہ

بگوش مقدمت خبر و سند آمد
ز بعد شوق ملاقات و پریش احوال
ز نظم جوش بخواند تہفہ تر مولود
یقین اگر بشنید و کلیم خاقانی
کلام صافی و شیرین پوشیدہ و شیرین
بلا سبب الخ خوش گفته اند و در صفند
یثیم بحسب طبیعت بروی کار آمد
چو شغل شعر و سخن زبان و فاشا آمد
کہ حرف حرف و دگر گوہر آید آمد
بشوق گفتن احسن از مرزا آمد
بدوق صاف زبان بسکہ خوشگوار آمد
بخشن لقصص آن در جهان شمار آمد

بگفت مصر و مصری بهر آن عالی

زمینوی و ز صوری بدان بنیست

کلام اشرف مرزا علی بهار آمد

به سال پنجاه و شصت و شش بهار آمد
۶۱۸۹۹

تقریر تاریخچه قلم و نوی سید احمد حسن صاحب سلمه مطبوعه سابق

آب و رنگ حدیقه بیان از موج ترزبانے و بالیدین شاخ قلم در سر ایستان گلشن و زمین
صبح عبارت از افق تحریر و شکفتن غنچه سخن بر وضه الصفا می تقریر محمد نبیست که حکم موالد
جبل الشمس ضیاء آفتاب حدوث و خورشیدت در از یک مطلع نمودار ساخت و از سر نکالیش
عالم ظهور بجلا فرمائی آئینه خود نمائی پرداخت و سر بلندی موج رقم تبسم طهارت
و بلند پروازی عتقای قلم با وج سرفرازی آبداری سخن از حرارت رطب السانی و چاشنی
ترزبانی از خلوات عذب البیانی نعت صاحب لیلته المخرج است که طلوع آفتاب
موجودات از مهربانی اوست و دروای بجز نکانات از فیض سانی او اما بعد بریده برگ
عارض تقریر و تشکسته قلم کتب تحریر گرم کرده سواد مدینه استعداد و حق الناس نصف العباد
سید احمد حسن رضوی تبیل طبع را گلستانه گفتگو و طوطی زبان را آئینه سخن بود
میگزارد و بر پشت گفته چینی گشتن حافی که ریاض سخن را از موج ترزبانے آب و رنگ تازه
بخشیده و صورت نگاران چین خنده پیشانی که تصویر معانی را و ندان ناکشیده اند
حق نیست که جنابندی شاید نازک خیالی و گلگون بر داری عارض شیرین مقامی
و زمین صبح شهرت بر فلک معانی و درخشیدن آفتاب سخن بر سپهر نکته ذانی موقوف
بر آنست که عالی مضمری چنان از قوت بفعل آید که طبل را سرزنه در گلو بریزد و موج عرق از
حمره و دیر فلک بر خیزد لیکن این دولت ملاز دال بے سر پرستی پادشاه کشور فضل و کمال
که حکم ثوئی الملک مرن قشائر اقا لیم علم و سخن زیر نگین و قلم و استحضار مسائل هر فن در
فین و شخصیت رای ازین اوست سیر نیاید پس نام بر هم و ادراک تمام
این ذکر نظیف و مترجم احادیث شریف کلام طور سخن الی خالی گلزار
رزمین بیانی و جب عسکری و یگان روزگار اعظمی جناب مرزا احمد
صاحب مختصس بهر این که مقبره از خار میلاد شریف حضرت و ذالت

نبوت و تنظیم احصاء و ولادت حضور جناب قبله پرستان و کعبه از باب ایقان
 سلطان الانقیاس سید الاصفیا جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول آسوده اعلا
 زبده الفضل فی فضل الحقین اکمل التحدین الخاطب بهیر وائمه معصومین قائمه الدین جناب
 مولوی میرزا محمد علی صاحب دام فیوضهم بالکتاب مضامین باحادیث صحیح
 و آقباسی انوار ترجمه بالفاظ و نکات صریحه زانوی ادب تدریسا خند و بزنگ و در غیر
 مرتع چرب زبانی و چهره آراسته شاهد رنگین بیانی پر خجسته در تزیین نظم غایی که
 کرد بیان علامه اعلیٰ بنشار کردن در غرض حسنت و در حجاب دست تمنا می افزاید و خوراند
 سیه دانه های خال شکنین بر شعله رخسار سپند میسازد و حق که سخن را تاج فصاحت
 بخشیده و سیر معانی را بهیرایه بلاغت پسندیده چشم بدور دیده سخن را طوطای
 سیلانی است آشکارا همدگر از رنگین را بهار جادو دانی این بوستان را آب زندگ
 عدیم المبدل است و غفلت هر غنچه این بوستان را صد گلستان در غفلت هر صبح مطلع
 آفتاب معانی است و هر شعر مقطع آغاز سخن و سخن دانسته در هر مملو طرقة نادره کالیست
 که زلفت قلم سخن موج در موج آید اریست ترجمه صحیح ترکیب و الفاظ سنجیده گویند
 تصویر نیست که بر حریر نظم کشیده عکس است که از آب و تاب مساوات در آینه نظم نمودار
 و صحنه است که نهایت صفای بیرون فلک صحت آشکار است در آید چون نظم بر و شکر می چرخ
 سخن گل کند انوری به بهیدان تحریر آید دلیر صریح قلم دم زند مثل شیر آمل این نظم فصاحت را
 را انجینه ثواب است و نقد شفاعت را ضایع نیست از روی صواب مختصر خانه احسان
 مؤلف با ناز شکر خدایرستان آباد و خواطر انیة عقیدت شمرشت ازین نعمت عظمی شاد آباد

باسمه بسم الله ما اعظم شأنه ... در حد مرادنا ظهور الحقایق



الادب لا یرید الا مطامحیت نظم الدار الغریب الا یتام
 المستطیع من قفص الامحادیث الجاریة فی میلا در بیتیم
 النسبة فجزاه الله الملك العلامة 2577

خاتمه الطبع

شکر بر گاه خدا که مولد شریف بشاریه به مطبع نامور شمس نول کشور مت مکتب
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)